جدید معیشت

حقوق طبع کی خرید وفروخت شرعی تناظر میں

مولانا مفتی محمدعبدالمجید دین پوری

رئیس مفتی جامعة العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

زیرِ نظر مضمون ماہنامہ بینات ۱۴۱۸ جمادی الثانیہ میں شائع ہوا تھا۔ چونکہ مضمون ھذا ایک علمی تحقیق پر مبنی ہے اور موصوف بھی وقت کے محققین علماء میں سے ایک متعارف شخصیت ہیں۔ اس لئے قارئین حضرات کی دلچسپی کے کے بشکریہ ماہنامہ بینات شامل کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ قارئین مفید پائیں گے۔......ادارہ

محترم جناب اعلیٰ حضرت مولانا حبیب اللہ مختار صاحب مدظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،،،،

امید ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ بخیریت ہوں گے، آپ سے ٹیلیفون پر رابطہ کی کوشش کر رہا تھا لیکن ٹیلیفون مسلسل مصروف ملتا تھا۔ ابھی خط لکھنے بیٹھا ہوں کہ آپ سے ٹیلیفون پر بات ہوگئی۔ اس خط کے متن کے بارے میں شاہد صاحب کو بھی عرض کر چکا ہوں، امید ہے کہ آپ توجہ فرمائیں گے۔ اس خط کا مقصد میرا اس کے علاوہ درج ذیل ہے۔

۱۔ قرآن پاک (بغیر معنی یا تفسیر والے) کی طباعت اور اس کے حقوق محفوظ رکھنا۔

۲۔ دینی کتب کا ہدیہ اصل قیمت سے ۳ یا ۴ گناہ زیادہ رکھنا۔

الف: جناب مولانا صاحب! میں نے بازار میں دیکھا ہے اور شاید آپ کے علم میں ہو کہ قرآن پاک کو چھپوا کر بازار میں دیتے ہیں اور اس کا ہدیہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور ساتھ میں حقوق محفوظ کرتے ہیں۔ یہ کہاں تک مناسب ہے؟ کیونکہ ایک طرف تو اللہ پاک حکم فرماتے ہیں کہ میرے اس کلام کو پھیلاؤ اور ساتھ میں اللہ پاک یہ فرماتے ہیں کہ اس کا اجر ان سے نہیں لینا بلکہ میں اس کا اجر دوں گا۔ کیا یہ اللہ پاک کے حکم کی صریح خلاف ورزی تو نہیں۔ دوسرا حقوق محفوظ کرنے کے علاوہ ہدیہ بیچ والے کا ۵۰ روپے ہوتا ہے۔

”وما اسئلکم علیه من اجران اجری الاعلی رب العالمین“. (الشعراء: ۱۰۹).

”اور مانگتا نہیں میں تم سے اس پر کچھ بدلہ میرا بدلا ہے اسی پروردگار عالم پر“۔

ب: اسی طرح اگر حضرات معنی لکھتے ہیں یا دوسری زبانوں میں لکھتے ہیں اس کا بھی یہی حال ہے کہ بہت زیادہ ہدیہ ہے جب کہ حکم اور احادیث مبارکہ میں صاف لکھا ہے کہ اس کو ساری دنیا میں پھیلاؤ۔

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ اگر روس میں جائیں گے یا چین یا ہالینڈ غرض امریکہ میں جائیں گے تو معنی ان کی زبان میں ہوں گے۔ یہ تو حکم ہوا کہ آپ اس کو پھیلائیں اب وہاں بھی اتنا زیادہ معاوضہ لیتے ہیں کہ یہ ہماری محنت ہے۔ اس بارے میں بھی بتائیں کہ کہاں تک جائز ہے؟

۲۔ دینی کتب کے بارے میں اور لطیفہ بھی ہے اور عجیب لطیفہ ہے کہ ۳۰ روپے لاگت والی کتاب کا ۷۰ یا ۸۰ روپے ہدیہ رکھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ کتاب کے خریدنے والے کو وہ ۷۰ یا ۸۰ روپے سے کم میں نہیں ملے گی۔ اگر چہ ناشر کتب فروش کو ۳۰ فیصد کمیشن بھی دے اور لکھنے والے کی حقوق بھی محفوظ ہیں اتنا نفع کچھ سمجھ نہیں آتا کہ ہم دین کو پھیلا رہے ہیں یا اس کو محدود کر رہے ہیں کہ غریب طبقہ (جو کہ تعداد میں ۷۵ فیصد ہے) تو خریدے ہی نہیں۔ اور ہر ایک کی سنی سنائی بات پر عمل کرے۔ پھر فتویٰ یہ ہے کہ وہ خود ذمہ دار ہے، سمجھ نہیں آتی کہ یہ مسئلہ کیسے حل ہو۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ میں اپنی طرف سے کوشش کرتا ہوں لیکن یہ ساری چیزیں اس میں حائل ہوتی ہیں۔ آپ اس بارے میں ضرور میری رہنمائی فرمائیں کہ میں کیا کروں؟ میں چونکہ ایک دنیا دار آدمی ہوں مسائل کی بھی صحیح سمجھ نہیں رکھتا لیکن جب دیکھتا ہوں تو طبیعت پریشان ہوتی ہے کہ میں اللہ کو کیا جواب دوں گا۔ میں نے جو قرآن پاک میں جو پڑھا ہے وہاں بار بار یہ لکھا آیا ہے:

”یقوم لا اسئلکم علیه اجران اجری الا علی الذی فطرنی افلا تعقلون“۔(ھود: ۵۱)۔

اب اس کے علاوہ سورۃ المؤمنون کی آیت نمبر ۷۲ میں اللہ پاک نے فرمایا ہے:

”ام تسئلھم خرجا فخراج ربک خیز وھو خیر الرازقین“:

”یا تو ان سے مانگتا ہے محصول، سو محصول تیرے رب کا بہتر ہے اور وہ ہے بہتر روزی دینے والا“۔

یہ تو دینی سمجھ کی بات ہے امید ہے کہ آپ مجھے اس بارے میں ہدایت فرمائیں گے۔

اب میں آپ کی توجہ ذرا بیرون ممالک کی طرف دلوانا چاہتا ہوں وہاں میں نے دیکھا ہے کہ یہاں کا جو ہدیہ ہے جیسا کہ میں نے اوپر لکھا کہ ۱۰ اوالا ۳۰ والا کم از کم ۶۰ تا ۹۰ ہوتا ہے۔ یعنی ۲ سے ۳ گنا زیادہ۔ ۱۰ اوالی کتاب (جو کہ ناشر کو گھر پڑتی ہے) وہاں ۹۰ روپے کی ہے۔

معارف القرآن (انگریزی) کے بارے میں چونکہ الحمد اللہ دنیا میں یہ پہلی مکمل تفسیر ہے جو کہ الحمد اللہ انگریزی میں مکمل تفسیر ہے، آج تک جو بھی لکھی گئی ہیں چاہے پکتھال کا ترجمہ ہو۔ علامہ یوسف علی صاحب کا ہو یا علامہ مودودی صاحب کا ہو مقصد کسی کا بھی ہو اس تفسیر ایسی ہے کہ فٹ نوٹ لکھے ہیں۔ اگر یہ معارف القرآن رعایت سے رعایت میں دی جائے تو بہت زیادہ لوگ (جو کہ صرف انگریزی جانتے ہیں) مستفید ہوں گے۔ اس کا ہدیہ ۱۰ ا ہے۔ بیرون ملک جس کو جائے گی وہ ۲۵ سے کم میں فروخت نہیں کرے گا۔

آپ کو ایک اور مثال عرض کروں۔ معارف القرآن ۸ جلد اردو والا یو کے میں Slg ۶۰۔ کم از کم ہدیہ ہے ہم نے وہاں ۱۸ سے ۲۰ میں دیا۔ ہم نے تھوڑے سے عرصے میں ۱۵۰۰ معارف القرآن سیٹ بھیجے۔

آپ یقین فرمائیں کہ وہاں طالب علموں نے اپنا اپنا سیٹ اتنی خوشی سے لے لیا (پہلے تین تین طلباء مشترکہ ایک سیٹ خریدتے تھے) اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ وہاں قرآن پاک اور دینی کتب کی کتنی خواہش ہے۔ میں آپ سے مؤدبانہ ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتا ہوں کہ دینی کاموں میں آپ میری رہنمائی فرمائیں۔ آپ کا مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔

سائل: الطاف حسین برخوردار یہ

الجواب باسمہٖ تعالیٰ!

استفتاء میں مذکورہ صورۃ مسئولہ کا عنوان ''حقوق طبع کا محفوظ کرنا اور ان کی فروخت کرنا'' ہے۔

حقوق طبع سے متعلق ابتداءً عرض یہ ہے کہ تصنیفات دو قسم کی ہیں:

ایک قسم جو خالصتاً دنیوی علوم وفنون سے متعلق ہیں۔

دوسری قسم میں وہ تصنیفات شامل ہیں جن میں خالصتاً دینی علوم مثلاً تفسیر، حدیث فقہ اور اصلاحی مضامین درج ہیں۔

استفتاء اسی قسم ثانی سے متعلق ہے لہٰذا جواب بھی اسی قسم کی کتابوں کے حقوق طبع سے متعلق ہے۔

حقوق طبع کو محفوظ یا ان کو فروخت کرنے سے متعلق اکثر علماء سابقین کی رائے عدم جواز ہے جب کہ معاصر علماء میں سے اکثر کی رائے اس کے برعکس جواز کی ہے۔ ہمارا مقصود اس بحث میں الجھنا نہیں کہ حقوق طبع حقوق مجردہ ہیں کہ ان کی بیع وشراء ناجائز ہو یا حقوق مقررہ میں سے تاکہ ان کی بیع وشراء کو جائز قرار دیا جائے۔

مجوزین کی نظر میں یہ حقوق مجردہ نہیں رہے خصوصاً جب کہ ان کو مروجہ حکومتی قوانین کے تحت رجسٹرڈ کرالیا جائے تو یہ ایک حق مالی متقرر بن جاتا ہے، جس کا عوض حق سے دستبرداری اور فروخت کی صورت میں لینا جائز ہے (جیسا کہ مولانا محمد تقی عثمانی زید مجدہ نے اپنے ''فقہی مقالات'' میں اس پر مفصل بحث کی ہے)۔

ہمارا مقصود اس مسئلہ کے ایک خاص پہلو کی طرف توجہ دلانا ہے۔ مجوزین کی نظر ان حقوق کے دنیوی مفادات کے پہلو کی طرف ہے اور اسی اعتبار سے ان حضرات نے قرآن پاک کی تفسیر، حدیث کی شرح اور کتب فتاویٰ جیسی خالصتاً دینی، تبلیغی اصلاحی کتب کو بھی دنیوی علوم وفنون اور مادی ایجادات میں شامل کر دیا۔ چنانچہ ان مجوزین کی صرف دو عبارات بلا تبصرہ ملاحظہ کے پیش خدمت ہیں:

۱۔ ''علوم فنون صنعت وحرفت کا سمندر جو انسان کی دماغی اور فکری قابلیت اور صلاحیت کے سامنے موجود ہے اس میں غوطہ لگا کر تحقیقی تصنیفات کرنا، سائنسی انکشافات اور فارمولے ایجاد کرنا مختلف کیفیت کی صنعتوں اور حرفتوں کا ایجاد کرنا وغیرہ کا حق ہر ایک کو حاصل ہے اب اگر کوئی شخص اپنی دماغی اور ذہنی صلاحیتوں کو کام میں لگا کر دن رات محنت کرتے ہوئے کوئی تحقیقی تصنیف کرے یا صنعتی، حرفتی یا سائنسی ایجاد کرتے ہوئے اس کو قابل قیمت بنا دے تو اس نے علوم وفنون، صنعت وحرفت کے سمندر سے ایک حصہ کو علیحدہ کرتے ہوئے مفید اور متعین کرلیا تو اس کے منافع کی ملکیت اسی کی ہوگی''۔ (جدید فقہی مباحث۔ بیع حقوق۔ مقالہ مولانا محمد طیب الرحمٰن امیر شریعت آسام۔۳/۳۰۷۔ط: ادارۃ القرآن کراچی)۔

۲۔ ''پریس اور جدید طباعتی سہولیات اور صنعتی آلات کی ایجاد سے پہلے مسئلے کی نوعیت بالکل مختلف تھی۔ پہلے جو لوگ علمی وتحقیقی کارنامے انجام دیتے تھے ان کا مقصد صرف خدمت خلق وافادہ عام ہوتا تھا اور اس سے کوئی خاص تجارتی غرض وابستہ

نہیں ہوتی تھی (غیر خاص بھی وابستہ نہیں ہوتی تھی) پھر اس وقت موجودہ طباعتی وصنعتی سہولیات کے فقدان کی وجہ سے حق اشاعت وصنعت کے محفوظ کیئے جانے کی کوئی صورت نہ تھی نہ اس کا کوئی فائدہ لیکن آج صورتحال بالکل دگرگوں ہے آج تخلیقی کارناموں کی مقصد جہاں اشاعت علم وحکمت ہے وہیں ان سے مالی مفادات وتجارتی اغراض بھی وابستہ ہوتے ہیں۔(بحوالہ بالا مقالہ مولانا رفیق المنان القاسمی۔۳/۳۲۹۔ط:ادارۃ القرآن)۔

حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ حقوق طبع کو محفوظ کرنے کے محرکات بھی محض مالی مفادات ہیں۔چنانچہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:(بحوالہ جواہر الفقہ)۔

''اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دور حاضر کی عالمگیر بے چینی واضطراب کہ اس میں نہ کوئی فقیر وغریب مطمئن نظر آتا ہے نہ امیر وکبیر۔ اور تحصیل مال کے لئے ہزاروں جائز اور ناجائز طریقے ہر روز ایجاد ہوتے ہیں اس کا بہت بڑا سبب یہ بھی ہے کہ شریعت اسلامیہ نے جن ذرائع آمدنی کو وقف عام کیا تھا وہ عامۃ الناس کے حق مشترک تھے ان کو سرمایہ پرست حکومتوں اور ان کے اعوان وانصار نے یا خود قبضہ کرلیا یا ان کو تجارت کی منڈی بنادیا کہ جوان کو ٹیکس ادا کرے وہ اس کا مالک ہے''۔(جواہر الفقہ۔حق تصنیف اور حق ایجاد کی شرعی حیثیت۔۲/۳۳۷۔ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی)۔

حضرت مفتی صاحب قدس سرہ کی عبارت کو پیشِ نظر رکھ کے سابقہ عبارات میں غور کریں کہ تفسیر،حدیث،فقہ اور فتاویٰ وغیرہ خالصتاً دینی کتابوں کو دنیاوی مفادات اور سائنسی تحقیقات وایجادات کے ساتھ الحاق کر کے ان کو بھی حصول دنیا کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور بقول حضرت حسن بصری رحمہ اللہ قلب عالم کو موت میں دھکیلنے کی کوشش کی گئی ہے،حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عالم کی سزا اس کے دل کی موت ہے۔پوچھا گیا دل کی موت کیا ہے؟ فرمایا،عمل آخرت سے طلب دنیا۔

تعلیم القرآن وامامت وغیرہ خالص دینی امور جن پر ظاہراً دین کی بقاء موقوف ہے کے لئے حالات کے تغیر کی وجہ سے بامر مجبوری متاخرین علماء احناف کی طرف سے جواز استیجار کے فتویٰ کو وجہ بنا کر تصنیفات کو رائلٹی کے نام سے اجارہ پر دینا اور فروخت کے جواز کو ثابت کرنا صحیح معلوم نہیں ہوتا۔امامت وغیرہ ایسے امور ہیں جن کی اقامت کے بغیر امر دین کا قوام کافی حد تک ناممکن ہے اور دین کے ضیاع کا خطرہ ہے لیکن تصنیفات کے ذریعہ نئے نکات نکالنا یا کسی تعبیر کے ذریعہ سابقہ مضامین کی تسہیل ایسے امور نہیں کہ جن پر قوام دین موقوف ہو۔جیسا کہ تراویح پڑھانے اور ایصال ثواب کے لئے کی گئی قرآن خوانی پر اجرت لینے کو بوجہ غیر ضروری ہونے کے ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

مصنف نے اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے علمی سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے کی جوسعی بلیغ کی ہے اس کا مقصود رضاء الٰہی،دین حقہ کی اشاعت اور اوامر ونواہی الٰہیہ کی تبلیغ ہے تو حق تصنیف جتلا کر اس کی اشاعت بلا معاوضہ میں رکاوٹ کیوں بن رہا ہے۔کتاب کی دینی،اصلاحی اور تبلیغی نوعیت کے اعتبار سے تصنیف کے حق سے زیادہ تبیین کی ذمہ داری مصنف پر عائد ہوتی ہے۔

اس کے لئے نہ شہادت حق کا کتمان جائز ہے اور نہ علم دین کے پھیلاؤ اور اصلاح کے لئے مفید بننے والی چیزوں میں رکاوٹ بن کر ''مناع للخیر'' کے زمرہ میں شامل ہونا جائز ہے۔

کسی مصنف کا شب وروز محنت شاقہ کر کے کسی تصنیف کو معرض وجود میں لانا اپنے لئے صدقہ جاریہ کرنا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وسخا کا مرتبہ حاصل کرتے ہوئے روز قیامت اکیلے امت قائم مقام ہونا ہے اسی طرح عابد صائم النہار قائم اللیل کے مقابلہ میں کفضلی علی ادنا کم کے شرف کو حاصل کرنا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی سنت مستمرہ ''وما اسئلکم علیه من اجر ان اجری الا علیٰ رب العالمین'' کا احیاء ہے۔

اس کے برعکس حق اشاعت کو محفوظ کر کے روکے رکھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''مثل علم لاینتفع به کمثل کنز لاینفق منه فی سبیل الله '' کے موجب '' والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی اسبیل الله ، فبشر هم بعذاب الیم '' کا مصداق بنتا ہے۔

دینی تصنیفات میں دنیا کو مقصود بنانے میں '' لم یجد عرف الجنة یوم القیامة '' اور ''اولئک لا خلاق لهم فی الاخرة'' کی وعیدات اور قرآنی مذمت '' یشترون به ثمنا قلیلا'' کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

وہ تاجر جس کا مطمع نظر ہی دنیا ہے وہ اگر اپنی دنیا کی محنت کا ثمرہ اور عوض دنیا میں ہی طلب کرتا ہے اور کتاب کی طباعت واشاعت میں غیر معمولی اخراجات کر کے اس کو حسن ظاہر سے آراستہ کرتا ہے تو وہ اپنی اس محنت اور ظاہری آراستہ کرنے کا عوض طلب کرسکتا ہے۔ اور اس کے لئے طلب کرنا جائز تو ضرور ہے مگر استحصال کی حد تک نہیں جیسا کہ آج کل عموماً کتاب کے اصل اخراجات سے کئی گنا زیادہ قیمت مقرر کی جاتی ہے۔ درمیانی تاجر کو بہت زیادہ نفع کا استحقاق دیا جاتا ہے لیکن اصل استفادہ کرنے والے قاری کے خون نچوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ غلاء ثمن، غبن فاحش اور ضرورت مند طالبین علم پر ظلم وزیادتی ہے۔ تاجروں کو اس طرح کھلی زیادتی کرنے کی کسی طرح اجازت نہیں دی جاسکتی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ دینی امور سے متعلق تصنیفات کو رائلٹی کی صورت میں اجارہ پر دینا یا مصنف کا اس کے حق اشاعت کو محفوظ کرنا صحیح نہیں۔

---

١ . ''قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلاثة الامن صدقة جارية اوعلم ينتفع او ولد صالح يدعو له''. (مشكوة المصابيح . كتاب العلم .الفصل الأول . ١/ ٣٢).

٢ . ''عن انس بن مالک رضی الله عنه قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم :هل تدرون من اجود جودا قالوا: الله ورسوله اعلم. قال الله تعالیٰ: اجود اثم انا اجود بنی آدم واجود هم من بعد رجل علم علما فنشره یاتی یوم القیامة امیر وحده او قال امة واحدة ''. (المرجع السابق . الفصل الثالث . ١/٣٦).

۳. "عن الحسن مرسلا سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجلين كانا فى بنى اسرائيل احد هما كان عالما يصلى المكتو بة ثم يجلس فيعلم الناس الخير والا خر يصوم النهار ويقوم الليل ايهما افضل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : فضل هذا العا لم الذى يصلى المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير على العابد الذى يصوم النهار ويقوم الليل كفضلى على ادنا كم". (المرجع السابق).

۴. "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة يعنى ريحها". (المرجع السابق. ۱/۳۴).

الجواب صحیح — کتبه

محمد عبدالسلام — محمد عبدالمجيد دين پوری

بينات ، جمادى الثانية ۱۴۱۸ھ

قارئین حضرات کے لئے خوشخبری

جامعہ المرکز الاسلامی کی شاندار علمی تحفہ

کتاب: "تذکرہ وسوانح عمری"

جامع الفقہاء والعلماء مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی نور اللہ مرقدہ'

اس کتاب میں ان مقالات، مضامین کو ترتیب دیا گیا ہے جو کہ "خدمات کانفرنس" بمورخہ 22 جنوری 2007ء میں پیش کئے گئے تھے۔

یہ مقالات حضرت شاہ صاحب مرحوم کی 53 سالہ جملہ خدمات پر شاہد ہیں۔

قارئین حضرات اپنے لئے کاپی محفوظ کرنے کے لئے دفتر المباحث الاسلامیہ سے رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: ناظم دفتر مجلس التحقیق الفقہی

جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان ڈیرہ روڈ بنوں

فون: 0928-331353 فیکس: 331355

ای میل: almubahisulislamia@yahoo.com